O

یہ میرا دل جو تنہا ہو رہا ہے
محبت سے شناسا ہو رہا ہے

وہ میرے سامنے ہے یا کہ پھر سے
مری آنکھوں کو دھوکا ہو رہا ہے

ابھی کچھ دن حدودِ غم میں رہ لے
ابھی خوشیوں کا سودا ہو رہا ہے

https://emad-ahmad.com/

بظاہر تو ترقی ہو رہی ہے
حقیقت میں اکیلا ہو رہا ہے

تری شعلہ بیانی کے بِنا بھی
مرے گرنے کا چرچا ہو رہا ہے

گزرتے وقت سے کیا صبر آتا
مرا غم اور گہرا ہو رہا ہے

یقیں ہے اب پلٹ کر وار ہو گا
مجھے تم پر بھروسا ہو رہا ہے

بساطِ دل پہ میری بادشاہ تھا
جو اب اوروں کا مہرہ ہو رہا ہے

https://ehmad-ahmad.com/

غمِ ہستی، مزاجِ یار اور مَیں
مرا ہر روز تختہ ہو رہا ہے

کہاں راتیں ہماری جاگتی تھیں
کہاں دن بھی اندھیرا ہو رہا ہے

مرا دل اتنا ارزاں بھی نہیں تھا
مگر خوش ہوں کہ سودا ہو رہا ہے

عماد احمد تری تنہائیوں کا
زمانے بھر میں شُہرہ ہو رہا ہے

https://emad-ahmad.com/